

ہجرتِ مدینہ منورہ (حصہ سوم)



مولانا محمد الیاس گھمن
شیخ ذلیفینہ
مکرم

علامہ ابو یوسف کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا تنظیم مرکز ٹیلیگرام چینل

حقیقی کتب خانہ محمد معاذ خان

درس نکالی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

خالقہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

- 4 غار ثور سے ساحل سمندر کے راستے:
- 4 خدمت نبوی کا جذبہ صدیقی:
- 5 قریشیوں کا بنو مدلیح سے رابطہ:
- 5 سراقہ بن مالک بن جحشم مدلیحی کا مطلع ہونا:
- 6 سراقہ بن مالک بن جحشم مدلیحی کا پیچھا کرنا:
- 6 سراقہ کا گھوڑے سے گرنا:
- 7 الہی! ہمیں اس کے شر سے بچا:
- 7 سراقہ کی یقین دہانی:
- 7 سراقہ کی گفتگو:
- 8 سراقہ بن مالک بن جحشم کا اسلام:
- 9 سراقہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن:
- 9 عاتکہ بنت خالد خزاعیہ (ام معبد) کے گھر:
- 10 بکری کے دودھ سے منگے بھر گئے:

- 10 ابو معبد اور ام معبد کا قبولِ اسلام:
- 11 چرواہے کا قبولِ اسلام:
- 11 زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ملاقات:
- 12 حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات:
- 12 غار ثور سے قباء تک:
- 12 قباء میں آمد:
- 13 زائرین کا ہجوم:
- 13 قباء میں قیام گاہ:
- 13 مسجد قباء کی تعمیر:
- 14 مسجد قباء کی فضیلت:
- 15 عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی ولادت:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوب کے محبوب رضی اللہ عنہ کی حفاظت کا خدائی انتظام ایسا تھا کہ بتوں کے پجاری بے بس ہو گئے۔ اس موقع پر اسباب کو اختیار کرنے کی تعلیم بھی امت کو دی گئی۔

غار ثور سے ساحل سمندر کے راستے:

تین دن بعد عبد اللہ بن ارقد بھی دو اونٹنیاں لے کر آگیا جس کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اجرت پر آمادہ کر کے اس بات کے لیے تیار کیا تھا کہ وہ آپ کو ایک محفوظ راستے سے یثرب لے جائے گا۔ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آگے کی طرف سفر کرنا تھا اس دن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے دو تین دن کا کھانا تیار کر کے پہنچایا۔ حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی یثرب جانے کے لیے ساتھ ہو گئے۔ ایک اونٹنی پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے جبکہ دوسری اونٹنی پر حضرت عامر بن فہیرہ اور عبد اللہ بن ارقد سوار ہوئے۔ عبد اللہ بن ارقد نے عام معروف اور سیدھا راستہ چھوڑ کر ساحل سمندر والا راستہ لیا کو یثرب کی جانب روانہ ہوئے۔

خدمت نبوی کا جذبہ صدیقی:

طویل مسافت طے کرنے کے بعد ایک جگہ بڑا پتھر دکھائی دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کے گرد اپنے ہاتھوں سے صفائی کی، اپنا کپڑا بچھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی یا رسول اللہ! تشریف لائیں اور آرام

فرمائیں، میں پہرہ دیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سو گئے۔
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کہیں کوئی
 چرواہا ملے اس سے دودھ لے کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کریں۔
 آپ رضی اللہ عنہ کو ایک چرواہا نظر آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ
 کیا آپ (کو اپنے مالک کی طرف سے اس کی اجازت ہے کہ مسافروں کو دودھ) پلا
 سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ جی بالکل! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس
 ایک برتن تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی نوش فرماتے اور اس سے وضو
 فرماتے تھے۔ اسی برتن میں دودھ دوہا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں اس لیے جگانا مناسب نہیں سمجھا بلکہ خود بھی
 سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو اس دودھ میں ٹھنڈا پانی ملا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش جاں فرمایا۔ اور زوال
 کے بعد وہاں سے آگے کی طرف روانہ ہوئے۔

قریشیوں کا بنو مدلیج سے رابطہ:

قریشی لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں ہر طرف مارے
 مارے پھر رہے تھے اور دیگر قبائل کے لوگوں کو انعام کا لالچ دے کر اس تلاش
 میں اپنے ساتھ ملا رہے تھے۔ اسی سلسلے میں انہوں نے قبیلہ بنو مدلیج کے ایک
 شہسوار سُراقہ بن مالک مدلیجی سے بھی رابطہ کیا۔

سُراقہ بن مالک بن جُعثم مدلیجی کا مطلع ہونا:

بنو مدلیج کی ایک مجلس میں سُراقہ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے آکر

ان سے کہا: میں ابھی ساحل سمندر کی طرف سے آرہا ہوں مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہاں کچھ لوگ جا رہے تھے میرا خیال یہی ہے کہ وہ وہی لوگ ہیں جن کی آپ کو تلاش ہے۔ مُراقہ کو اس کی بات کا یقین ہو گیا لیکن انعام کے حصول کی لالچ میں وقتی طور پر اس کی بات کی تردید کی اور کہا کہ نہیں وہ لوگ یہاں نہیں ہو سکتے۔ آپ نے فلاں فلاں شخص کو دیکھا ہو گا جو ابھی ہمارے سامنے سے بھی گزرے ہیں۔

مُراقہ بن مالک بن جُشم مدلیجی کا پیچھا کرنا:

اس کے بعد کسی بہانے سے مجلس سے اٹھے، نیزہ سنبھالا، لونڈی سے کہا کہ میرا گھوڑا اور تیر و ترکش فلاں جگہ تک لے آؤ! لونڈی وہاں پہنچی گھوڑا اور تیر و ترکش حوالے کیا۔ مُراقہ سوار ہوئے اور تھوڑی ہی دیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا پہنچا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مُراقہ کو دیکھ کر خدمت اقدس میں عرض کی:

يَا رَسُولَ اللَّهِ أُتِينَا - فَقَالَ: لَا تَحْزَنَنَّ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا -

صحیح مسلم، رقم الحدیث: 7624

ترجمہ: یا رسول اللہ! پکڑے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر! آپ میرے بارے میں غمزدہ نہ ہوں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

مُراقہ کا گھوڑے سے گرنا:

مُراقہ کا گھوڑا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا تو گھوڑے نے ٹھوکر کھائی مُراقہ نیچے گر پڑے ان کے سنبھلتے سنبھلتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ آگے نکل گئے۔ مُراقہ اٹھا، گھوڑے پر سوار ہوا اور اسے دوڑاتے ہوئے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ پہنچا۔

الہی! ہمیں اس کے شر سے بچا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو ٹھہرایا اور سُرّاقہ کی طرف دیکھ کر اللہ سے دعا مانگی: اے اللہ! ہمیں اس کے شر سے بچا! اسی وقت سُرّاقہ کے گھوڑے کے چاروں پاؤں زمین میں دھنس گئے اور سُرّاقہ ایک بار پھر زمین پر گر پڑا۔ گھوڑے کو زمین سے نکالنے کی بہت کوشش کی لیکن بے سود۔

سُرّاقہ کی یقین دہانی:

بالآخر مایوس ہو کر کہنے لگا میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ کی دعا کی وجہ سے میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا ہے۔ آپ دعا کریں کہ گھوڑا زمین سے نکل آئے میں قسم اٹھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری طرف سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی گھوڑا زمین سے صحیح سالم باہر نکل آیا۔

سُرّاقہ کی گفتگو:

اب سُرّاقہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: میں سُرّاقہ بن جعشم ہوں اور آپ کی خدمت میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں، میں اس بات کا آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں خود بھی واپس چلا جاؤں گا اور جو شخص کی آپ کی تلاش میں ادھر آتا دکھائی دے گا اسے بھی واپس بھیج دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کیا چاہتا ہے؟ سُرّاقہ نے عرض کی: آپ کی ایک نشانی بطور امان نامہ کے چاہتا ہوں۔ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کو میری طرف سے لکھ دو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک ہڈی / ٹھیکری یا کاغذ پر ایک تحریر لکھ دی۔ سراقہ نے اس تحریر کو اپنے پاس محفوظ کر لیا۔

پھر کہنے لگا: قریش نے آپ کی گرفتاری (یا قتل) کے لیے سو سو اونٹوں کا انعام مقرر کر رکھا ہے۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ میرا سامان بطور ہدیہ کے قبول فرمائیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہ فرمایا بس یہ فرمایا کہ آپ ہماری اطلاع کسی کو نہ دینا۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ

وَهَذِهِ كَيْتَانِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَعِغْلَمَانِي
بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ. قَالَ: (لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ).

صحیح مسلم، رقم الحدیث: 7625

ترجمہ: سراقہ کہنے لگا: یہ میرا ترکش ہے اس سے ایک تیر (بطور نشانی) کے لے لیں آگے آپ کا گزر ایک ایسی جگہ سے ہو گا کہ جہاں میرے غلام میرے اونٹ چرا رہے ہوں گے، آپ اپنی ضرورت کے مطابق ان سے جو لینا چاہیں لے لینا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں۔

سراقہ بن مالک بن جحشم کا اسلام:

جس سال مکہ فتح ہوا تو جحشہ انہ مقام پر سراقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر ملے اور وہی نشانی ان کے ہاتھ میں تھی جو ہجرت کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لکھ کر دی تھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ رضی اللہ عنہ

سُراقہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن:

جس وقت سُراقہ بن مالک بن جُعشم رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: سُراقہ! اس وقت آپ کا کیا حال ہو گا جب کسریٰ (شاہ ایران) کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں ہوں گے۔ اور پھر وہ وقت بھی آیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدائن فتح ہوا اور کسریٰ کا خزانہ اہل اسلام کے ہاتھ آیا۔ کسریٰ کے ملبوسات امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سُراقہ بن مالک بن جُعشم رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کسریٰ کا تاج ان کے سر پر رکھا، اس کے کنگن ہاتھوں میں پہنائے اور کسریٰ کا کمر بند آپ کی کمر میں باندھا۔

عاتکہ بنت خالد خزاعیہ (ام معبد) کے گھر:

مدینہ کے راستے میں عاتکہ بنت خالد خزاعیہ (رضی اللہ عنہا) کا گھر تھا جو ام معبد کی کنیت سے معروف تھیں۔ یہ خاتون مسافروں کی خدمت گزاری کے حوالے سے بہت مشہور تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر انہی کے گھر کے قریب سے ہوا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس امید پر کہ ان سے کھانے کی کوئی چیز مل جائے گی ان کے گھر پر پہنچے لیکن اتفاق سے کوئی چیز نہ ملی۔ البتہ قریب ایک دہلی اور کمزور بکری بندھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس بکری کا دودھ دوہ لیں؟

ام معبد نے جواب دیا اگر یہ دودھ دیتی ہوتی تو اب تک میں خود آپ

لوگوں کی خدمت میں پیش کر دیتی، دودھ دینا تو کجا یہ اتنی لاغر اور کمزور ہے کہ چرنے کے لیے ریوڑ کے ساتھ جنگل تک نہیں جاسکتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکری جیسی بھی ہے آپ صرف دودھ دوہنے کی اجازت دیں! ام معبد نے کہا: میری طرف سے اجازت ہے لیکن یہ دودھ دے گی نہیں۔

بکری کے دودھ سے مٹکے بھر گئے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا نام لے کر بکری کے تھنوں پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا تو وہ دودھ سے بھر گئے اور بکری ٹانگیں پھیلا کر دودھ دینے کے لیے تیار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہنا شروع کیا، ایک بڑا مٹکا دودھ سے بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اُمّ معبد کو پلایا، اس کے بعد باقی جو مسافروہاں موجود تھے انہیں پلایا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سمیت نوش جاں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ دوہا اور مٹکے کو دودھ سے بھر کر ام معبد کے حوالے کیا اور آگے کی جانب روانہ ہوئے۔

ابو معبد اور ام معبد کا قبولِ اسلام:

شام کو ابو معبد گھر پہنچے، ام معبد نے دودھ پیش کیا وہ حیرت سے پوچھنے لگا کہ یہ کہاں سے آیا؟ ام معبد نے عرض کی کہ ایک مسافر عزیز کی برکت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کر کے سارا واقعہ سنایا۔ ابو معبد ساری بات سننے کے بعد کہنے لگے: یہ تو وہی ہیں جن کی مکہ کے قریشیوں کو تلاش ہے۔ کچھ دن بعد دونوں میاں بیوی مدینہ منورہ آئے، اسلام قبول کر کے دولت ایمان سے مالا مال ہوئے۔ رضی اللہ عنہما

چرواہے کا قبولِ اسلام:

اسی سفر میں اس طرح کا ایک اور واقعہ بھی پیش آیا، ایک چرواہے سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دودھ دینے کو کہا، اس نے کہا کہ کوئی بکری بھی دودھ دینے کے قابل نہیں اور ایک بکری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، یہ موسم سرما میں گا بھن ہوئی تھی کچھ دنوں بعد اس کا حمل گر گیا اب یہ بھی دودھ نہیں دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی ہمیں دو! وہ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا آپ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ رکھ کر دعا مانگی تو اس کے تھن فوراً دودھ سے بھر گئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چرواہے کا برتن اٹھا کر لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہنا شروع کیا، سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پلایا، پھر چرواہے کو پلایا، پھر حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو پلایا، پھر عبد اللہ بن ارقد کو اور آخر میں خود نوش جاں فرمایا۔ یہ کرشمہ دیکھ کر چرواہے نے اسلام قبول کر لیا۔ رضی اللہ عنہ

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ملاقات:

راستے میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی جو ہجرتِ نبوی سے پہلے ایک تجارتی سفر پر ملک شام گئے ہوئے تھے وہ شام سے مال تجارت لے کر واپس مکہ جا رہے تھے کہ آپس میں ملاقات ہو گئی، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کی خدمت میں سفید کپڑے پیش کیے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات:

انہی دنوں میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تجارتی قافلے کے ساتھ شام سے واپس آرہے تھے، ان کی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی انہوں نے ملک شام کے کچھ کپڑے خدمت اقدس میں پیش کیے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یثرب کے مسلمان آپ کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف روانہ ہوئے۔

غار ثور سے قباء تک:

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق عبد اللہ بن ارقد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے عسفان، وہاں سے ساحل سمندر، وہاں سے قدید، وہاں سے خزار، وہاں سے مُرہ، وہاں سے عمق، وہاں سے رحاء، وہاں سے مُدجہ، وہاں سے عرج، وہاں سے غابر، وہاں سے بطن رَم اور وہاں سے مدینہ سے باہر بنو عمرو بن عوف کی آبادی یعنی قباء تک پہنچایا۔ آج کل ان میں سے اکثر مقامات کے نام یہ ختم ہو چکے ہیں یا پھر وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو چکے ہیں۔

قباء میں آمد:

بارہ ربیع الاول بروز پیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ دنوں کی طویل مسافت کو طے کر کے غار سے چل کر قباء پہنچے۔ یہاں کئی دنوں سے آپ کا انتظار ہو رہا تھا لوگ صبح صبح گھروں سے نکل کر شہر سے باہر پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ کر دوپہر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے۔ ایک دن ایک یہودی جو اپنے کسی کام کے لیے پہاڑی پر چڑھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے ہوئے دیکھا تو بلند

آواز سے قبیلہ عمرو بن عوف کو اطلاع دی کہ وہ آگئے ہیں جن کا انتظار تھا۔

زائرین کا ہجوم:

رخِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فوراً آگے بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب خادم کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ خلقی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال مبارک کے عکس کامل تھے اس لیے لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو رسول خیال کرتے ہوئے سلام اور ملاقات کرتے رہے۔ تھوڑی دیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب دھوپ آنا شروع ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ نبی کون ہے اور صدیق کون ہے؟

قباء میں قیام گاہ:

قباء میں آپ انصار کے قبیلہ عمرو بن عوف کی شاخ بنو عبید کے ایک عمر رسیدہ شخص کلثوم بن ہدم کے مکان پر ٹھہرے۔ لوگوں سے ملاقات کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لے جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی رات کو کلثوم بن ہدم کے مکان پر آرام فرماتے۔

مسجد قباء کی تعمیر:

اسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا، اپنے میزبان حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں تذکرہ

فرمایا۔ آج جس جگہ مسجد قباء بنی ہوئی ہے یہ حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ کا مرید تھا۔ یعنی ایسی جگہ جہاں کھجوروں کو خشک کر کے چھوارے بنائے جاتے ہیں۔ حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میں اپنا مرید مسجد کی تعمیر کے لیے وقف کرتا ہوں، قبول فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس کی بنیاد رکھی۔

اس کی تعمیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ خود بنفس نفیس شریک رہے، بھاری بھاری پتھر اٹھاتے۔ تاریخ اسلام کی سب سے پہلی مسجد؛ مسجد قباء ہے۔ مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام نزول اسلام سے پہلے تعمیر ہو چکی تھی۔

مسجد قباء کی فضیلت:

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حُمْرَةِ.

سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 1412

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد قبا میں آکر نماز پڑھتا ہے تو اسے اس نماز کے بدلے عمرہ کا اجر ملتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَا شِئْنَا وَرَأَيْنَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 1193

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے دن کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل تشریف لا کر مسجد قباء میں (نماز پڑھنے کے لیے) تشریف لایا کرتے تھے۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا بھی یہی معمول تھا۔

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی ولادت:

قباء میں قیام کے دوران حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائیں۔ انہی دنوں میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ مہاجرین مدینہ میں سب سے پہلی ولادت حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء میں دو ہفتے قیام فرمایا دو ہفتوں کے بعد اپنی اونٹنی قصویٰ منگوائی اپنے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سوار کیا اور یثرب کی جانب روانہ ہوئے۔

..... جاری ہے

والسلام

محمد ریاض کھن

پیر، 18 اکتوبر، 2021ء